مشہور محدث وفقیہ امام نووی رحمہ اللہ کا مختصر تعارف

مفتی عارف محمود

ائمہ اسلام میں سے بعض ایسے مقبولین خدا بھی گذرے ہیں کہ ان کو اس فانی دنیا سے گئے ہوئے تو ایک طویل عرصہ ہو گیا لیکن ان کا تذکرہ صبح شام اہل علم کے قلم وزبان پر ان کے ذکر خیر کے ساتھ جاری وساری ہے، انہی خاصانِ خدا میں سے ایک نامور شخصیت امام نووی شافعی رحمہ اللہ کی بھی ہے جن کی حدیثی، فقہی اور دیگر علوم وفنون میں انجام دی گئی خدمات سے امت مسلمہ کے اہل علم ہر لحہ استفادہ کرتے ہوئے نظر آتے ہیں، امت مسلمہ کے اس جلیل القدر امام کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے یہ مناسب سمجھا کہ ان کے مختصر حالات زندگی قلم بند کئے جائیں، تاکہ اہل علم کے ساتھ عام اردو داں طبقہ بھی استفادہ کر سکے۔

نام ونسب اور ولادت:...... امام نووی رحمہ اللہ کا نام اور سلسلہ نسب یہ ہے: یحیٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن حزام بن محمد بن جمعہ بن حزام۔

آپ کی کنیت ابوزکریا ہے اور نسبت النووی الدمشقی ہے۔ آپ رحمہ اللہ علیہ ''نووی'' کی نسبت سے مشہور ومعروف ہیں، ''نووی'' یہ دمشق کے مضافات میں ایک قصبہ کا نام ہے، آپ کے جد امجد حزام رحمہ اللہ یہاں آکر آباد ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں آباد ہونے کے بعد ان کی اولاد میں بڑی برکت عطا فرمائی، خود امام نووی رحمہ اللہ اسی قصبہ ''نووی'' میں محرم الحرام کے دوسرے عشرہ میں ۶۳۱ھ بمطابق ۱۲۳۳ء پیدا ہوئے۔

تعلیم وتربیت:...... شیخ یاسین بن یوسف مراکشی فرماتے ہیں کہ میں امام نووی کو دیکھا کہ وہ دس سال کی عمر کے تھے، بچے ان کو اپنے ساتھ کھیلنے پر مجبور کرتے تھے جب کہ وہ روتے ہوئے وہاں سے بھاگ پڑتے اور اس حال میں قرآن پڑھا کرتے تھے، میرے دل میں اللہ نے ان کی محبت پیدا کر دی، جب کہ ان کے والد نے ان کو دوکان پر بٹھایا ہوا تھا، دوکان میں خرید وفروخت کی مصروفیت ان کے قرآن کی تعلیم کے لیے رکاوٹ بن گئی، تو میں ان کے استاذ کے پاس آیا

اور انھیں سمجھاتے ہوئے کہا کہ مجھے امید ہے کہ یہ بچہ بڑا ہوا کر اپنے زمانہ کا سب سے بڑا عالم اور زاہد بنے گا اور لوگ اس کے علم سے خوب استفادہ کریں گے، استاذ نے کہا کہ کیا آپ کوئی نجومی ہو؟ میں نے کہا کہ نجومی تو نہیں ہوں لیکن اللہ نے مجھ سے یہ کہلوایا ہے، استاذ نے یہ باتیں ان کے والد کو بتائیں اور ان کی دیکھ بھال شروع کردی اور انہیں تعلیم کے لیے وقف کردیا، یہاں تک کہ بلوغت تک پہنچتے ہی امام نووی نے قرآن حفظ کرلیا۔

جب آپ نے قرآن کو حفظ یاد کر کے مکمل کرلیا تو ۱۳ سال کی عمر میں آپ کے والد آپ کو ۶۴۹ھ بمطابق ۱۲۵۱ء دمشق لائے، جو اس زمانہ میں تعلیم و تربیت کا ایک بہترین اور بڑا مرکز تھا، جہاں سب سے پہلے شیخ عبدالکافی بن عبدالملک ربعی (التوفی:۶۸۹ھ) کے سامنے زانوے تلمذتہ کیا، انھوں نے آپ کی اعلیٰ علمی استعداد اور طلب علم کے شوق کو دیکھا تو آپ کو اس وقت کے نامور عالم دین شیخ عبدالرحمٰن بن ابراہیم بن الفرکاح (التوفی:۶۹۰ھ) کی خدمت میں لے گئے، جہاں آپ نے کچھ عرصہ تک استفادہ کیا، پھر اپنے استاذ شیخ عبدالرحمٰن سے پوچھ کر مشہور تاریخی مسجد ''جامع اموی'' کے پڑوس میں مغربی جانب قائم ''مدرسہ رواحیہ'' میں شیخ کمال الدین اسحاق بن عثمان المغربی کے پاس چلے آئے اور وہاں مقیم رہ کر صرف ساڑھے چار مہینوں میں "التنبیہ" حفظ کرلی اور سال کے باقی مہینوں میں ''مہذب'' سے عبارات کا ایک چوتھائی حصہ یاد کرلیا تھا۔

علم فقہ و اصول فقہ آپ نے نامور فقیہ امام ابوالحسن سلار بن الحسن الاربلی الدمشقی (التوفی:۶۷۰)، امام ابوابراہیم اسحاق بن احمد بن عثمان المغربی المقدسی (التوفی:۶۵۰ھ)، امام ابومحمد عبدالرحمٰن بن نوح بن محمد بن ابراہیم بن موسیٰ الدمشقی (التوفی:۶۵۴ھ)، اور امام ابوحفص عمر بن اسعد بن ابی غالب الربعی الاربلی سے حاصل کیا۔

علم حدیث میں درج ذیل محدثین سے استفادہ کیا: شیخ عبدالعزیز بن محمد بن عبدالمحسن الانصاری الحموی الشافعی (التوفی:۶۶۲ھ)، امام ابواسحاق ابراہیم بن ابی حفص عمر الواسطی، حافظ ابراہیم بن عیسیٰ المرادی الاندلسی (التوفی: ۶۶۸ھ)، حافظ زین الدین ابوالبقاء خالد بن یوسف النابلسی (التوفی:۶۶۳ھ)، امام تقی الدین ابومحمد اسماعیل بن اسحاق ابراہیم بن ابی الیسر التنوخی (التوفی:۶۷۲ھ) وغیرہ شامل ہیں۔

آپ کے چند مشہور شاگرد:...... آپ سے علماء، حفاظ اور فقہاء کے ایک جم غفیر نے استفادہ کیا ہے، ان میں چند مشہور حسب ذیل ہیں:

علامہ محب الطبری، علامہ ابن مہدی، امام یحیٰ بن سعید القطان وغیرہ نے آپ سے استفادہ کیا اور ان حضرات کا انتقال امام نووی کی وفات سے قبل ہوا ہے۔ ان کے علاوہ علامہ ابوالعباس احمد بن ابراہیم بن مصعب، محدث ابوالعباس احمد بن فرح الاشبیلی، علامہ اسماعیل بن عثمان بن عبدالکریم بن المعلم الحنفی، علامہ ابوعبداللہ محمد بن ابی الفتح الحنبلی، علامہ شہاب الدین احمد بن محمد بن عباس، شیخ اسماعیل بن ابراہیم بن سالم، قاضی ابوالفضل سلیمان بن ہلال بن شبلی الجعفری

الحوراني الشافعي، علامہ علاء الدين علي بن عثمان بن حسان بن محاسن الشاغوري بن الخراط، علامہ ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بن سعد اللہ بن جماعہ، شیخ محمد بن ابی بکر بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن النقیب اور شیخ یحيٰ بن محمد المغراوي التونسي وغیرہ شامل ہیں۔

امام نووی رحمہ اللہ نے اپنا سارا زمانہ طلب علم انتہائی محنت، مجاہدہ، ریاضت اور بہت معمولی کھانے کے ساتھ گذارا، راتوں کو بہت کم سویا کرتے تھے، لیکن اس تمام عرصہ میں نہ تو کبھی تھکان اور آزردگی کا اظہار کیا اور نہ ہی کبھی حصول علم کی محنت ومجاہدہ اور ریاضت میں کوئی کمی کرتے نظر آئے، آپ کی علمی مشاغل کا ایک اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ روزانہ الفاظ کے معانی ومفاہیم سے ان کی اصطلاحی اور علمی توضیح وتشریح سمیت گیارہ اسباق پڑھا کرتے تھے۔

امام نووی رحمہ اللہ نے بیس برس کی عمر میں بیت اللہ شریف کا حج کرنے کے بعد اپنی عملی زندگی کا آغاز فرمایا۔ ۶۵۵ھ میں جب آپ کی عمر ۲۴ سال کی تھی تو آپ نے تصنیف وتالیف اور درس وتدریس کا آغاز کیا اور "دارالحدیث الاشرفیہ" میں اپنی وفات تک تدریس کے فرائض انجام دیے اور صحاح ستہ میں سے صحیح بخاری ومسلم، سنن ابی داود، شرح معانی الآثار للطحاوی اور صفوۃ التصوف وغیرہ کتب کی تدریس فرمائی۔ اس کے علاوہ آپ نے "المدرسۃ الرکنیہ" میں بھی تدریسی خدمات انجام دیں۔

امام نووی رحمہ اللہ نے بہت ہی مختصر عمر پائی، لیکن آپ کی ساری زندگی درس وتدریس اور تصنیف وتالیف ہی میں گذری، آپ رحمہ اللہ صرف تینتالیس برس کی عمر میں رجب ۶۷۶ھ بمطابق ۲۲ دسمبر ۱۲۷۷ء کو اپنے آبائی علاقہ نوی میں اپنے والد ہی کے گھر میں انتقال فرماگئے اور نوی ہی میں دفن ہوئے۔

امام نووی کی مدح وثنا میں علماء کے اقوال:...... علامہ یافعیؒ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ موت کے بعد ان پر اللہ کی نظر جمال پڑی ہے، جس کی برکات ان کی تصانیف میں ظاہر ہوئیں، جس کی وجہ سے اللہ نے ان کی تصانیف کو لوگوں میں مقبولیت عطا کی اور ان کی تصانیف کا نفع تمام بلاد میں عام ہوگیا ہے۔ صاحب طبقات شافعیہ نے اس طرح کا قول جامع اموی کے خطیب شیخ جمال الدین محمود رحمہ اللہ سے بھی نقل کیا ہے۔

علامہ عراقیؒ نے فرمایا ہے کہ امام نووی رحمہ اللہ وہ پہلے فقیہ ہیں جنھوں نے اپنی کتابوں میں محدثین کے طرز پر احادیث پر مفصل کلام فرمایا، ان کی تخریج کی اور ان کی صحت وضعف کو بیان فرمایا، یہ انتہائی اہم اور مفید کام ہے۔

علامہ ابوعبدالرحیم محمد اخمیمیؒ جو ایک صاحب نسبت وکشف بزرگ تھے، انھوں نے فرمایا کہ امام نووی رحمہ اللہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نقش قدم پر چلنے والے تھے، مجھے نہیں معلوم کہ ان کے زمانے میں کوئی ان سے زیادہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نقش قدم پر چلنے والا ہو۔

محدث ابوالعباس بن فروخ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ امام نووی کو تین بڑے مراتب حاصل تھے، وہ تینوں ایسے بڑے اور

عظیم مراتب ہیں کہ اگر ایک بھی کسی کو حاصل ہو جائے تو لوگ اس سے استفادہ کرنے کے لیے سفر کرتے ہیں، وہ تین مراتب حسب ذیل ہیں:

(۱)......علم (۲)...... زہد (۳)...... امر بالمعروف ونہی عن المنکر۔

فقیہ ابوعلی سعید بن عثمان شورائی فرماتے ہیں کہ مجھے ایک مرتبہ خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمھارے سامنے صاحب المہذب، امام غزالی اور امام نووی کا کلام آجائے اور ان میں اختلاف ہو تو تم امام نووی کے کلام کو لو اور اس پر اعتماد کرو، کیوں کہ وہ میری سنت سے زیادہ واقف ہے پھر ایک دوسری مرتبہ فرمایا کہ نووی میری سنت کو زندہ کرنے والوں میں سے ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ ہر ایک سے ہدایا قبول نہیں فرماتے تھے، سوائے قریبی رشتہ داروں اور بعض اہل صلاح کے کہ جن کی دین داری اور صلاح معروف ہو، آپ کا عام گذر بسر والدین کی طرف سے بھجوائے ہوئے کھانے اور لباس پر ہوا کرتا تھا، گوشت پورے مہینہ میں صرف ایک مرتبہ تناول فرمایا کرتے تھے۔

امام نووی رحمہ اللہ ان علماء میں سے ہیں جنھوں نے علم کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیا تھا، یہاں تک کہ علم کے درس وتدریس اور تصنیف کو شادی پر ترجیح دی اور ساری زندگی علم کی مشغولیت کی وجہ سے شادی کے بغیر گزار دی۔

غرض امام نووی رحمہ اللہ نے اپنی زندگی کے عام پہلوؤں میں قرون اولیٰ کے مسلمانوں کا عملی نمونہ تھے، آپ نے اپنی مختصر سی زندگی میں جو اعلیٰ علمی، عملی اور اخلاقی مقام ومرتبہ حاصل کیا کہ آپ کے علم وعمل اور اعلیٰ وپاکیزہ اخلاق وعادات کی تعریف میں آپ کے معاصر اور بعد کے سب علماء رطب اللسان نظر آتے ہیں۔

علامہ یافعی رحمہ اللہ علامہ نووی رحمہ اللہ کے بارے میں اپنی تاریخ میں فرماتے ہیں:

"شيخ الإسلام، مفتي الأنام، المحدث المتقن، المحقق المدقق، النجيب الحبر، المفيد القريب و البعيد، محرر المذهب وضابطه ومرتبه، أحد العباد، الورعين الزهاد، العالم العامل، المحقق الفاضل، الولي الكبير، السيد الشهير، ذوالمحاسن العديدة، والسير الحميدة، والتصانيف المفيدة، الذي فاق جميع الأقران، وسارت بمحاسنه الركبان، واشتهرت فضائله في سائر البلدان، وشوهدت منه الكرامات، وارتقىٰ في أعلىٰ المقامات، ناصر السنة، ومعتمد الفتاوىٰ، ذوالورع الذي لم يبلغنا مثله عن أحد في زمانه ولا قبله". انتهىٰ۔

امام نووی رحمہ اللہ نے اپنی مختصر سی حیات فانی میں انتہائی جامع اور مفید کتب تصنیف فرمائی ہیں، جن کی تعداد تقریباً پانچ سو بتلائی جاتی ہے، ان میں علم حدیث کے متعلق چند اہم ترین یہ ہیں:

۱۔المنہاج: یہ صحیح مسلم کی شرح ہے، جو"شرح النووی علی صحیح مسلم" کے نام سے معروف ومشہور ہے۔

۲۔رياض الصالحين ۳۔الأربعين النووية ۴۔ الخلاصة في أحاديث الأحكام

۵۔ الأذكار المنتخبة من كلام سيد الأبرار ۶۔الإرشاد

فقہ شافعی میں درج ذیل کتب تصنیف فرمائی ہیں:

۱۔ منهاج الطالبين وعمدة المفتين ۲۔روضة الطالبين

۳۔المجموع شرح المهذب ۴۔التنبيه شرح التنبيه

جب کہ لغت اور رجال کے موضوع پر "تهذيب الأسماء واللغات" کے نام سے ایک اہم کتاب تصنیف فرمائی ہے، اس کے علاوہ تصوف میں "بستان العارفين في الزهد والتصوف" کے نام سے کتاب تصنیف فرمائی جو نامکمل ہے۔

کتب رجال وتراجم میں پھیلے ہوئے امام نووی رحمہ اللہ کے تفصیلی حالات زندگی کا یہ ایک انتہائی مختصر سا تذکرہ ہے، مزید تفصیل کے لیے کتب رجال وتراجم کے علاوہ درج ذیل کتب کی مراجعت مفید ثابت ہوگی جو صرف امام نووی ہی کے حالات زندگی کو بیان کرنے کے لیے لکھی گئی ہیں۔

۱۔تحفة الطالبين في ترجمة الإمام النووي، یہ امام نووی رحمہ اللہ کے شاگرد خاص علامہ علاء الدین ابوالحسن علی بن ابراہیم بن داؤد العطار (المتوفی:۷۲۴ھ) کی تصنیف ہے۔

۲۔ المنهل العذب الروي في ترجمة قطب الأولياء النووي، یہ امام شمس الدین ابوالخیر محمد سخاوی رحمہ اللہ کی تصنیف ہے۔

۳۔ الإمام النووي، یہ قریب کے زمانہ کے ادیب احمد فرید کی مرتب کردہ ہے۔

علامہ ابوالعباس احمد بن ابراہیم نے امام نووی کی وفات پر ایک رثائیہ قصیدہ کہا تھا، اس تحریر کو ان کے اس شعر پر ختم کرتے ہیں:

أكتم حزني والمدامع تبديه لفقد امرئ كل البرية تبكيه

☆......☆......☆